بسم اللہ الرحمن الرحیم

بورنگ کا پانی مٹیالا آرہا ہو تو وضو کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری مسجد میں بورنگ کے پانی سے وضو کیا جاتا ہے، کچھ دنوں سے اس پانی کا رنگ تھوڑا سا مٹیالا ہو گیا ہے، بعض نمازیوں کو لگتا ہے کہ اس پانی سے وضو نہیں کرسکتے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا اس پانی سے وضو کرنا جائز ودرست ہے یا نہیں؟ پانی کے بہاؤ میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں آیا ہے، فقط معمولی مٹیالا سا ہو گیا ہے۔

جواب

پوچھی گئی صورت کے مطابق مذکورہ پانی سے وضو کرنا بالکل جائز ودرست ہے، کہ پانی میں پاک مٹی شامل ہو جانے کے بعد اگر پانی کی رقت وسیلان (بہاؤ) برقرار رہے تو اس پانی سے وضو وغسل کرنے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ اس کا رنگ مٹیالا، خاکی ہو گیا ہو۔ البتہ اگر اس میں رقت وسیلان (بہاؤ) باقی نہ رہے، بلکہ کیچڑ کی صورت اختیار کرلے تو پھر اس سے وضو، غسل درست نہ ہونگے۔

فتح القدیر میں ہے: "لا بأس بالوضوء بماء السيل مختلطا بالطين إن كانت رقة الماء غالبة، فإن كان الطين غالبا فلا" یعنی سیلاب کا پانی جس میں کیچڑ کی آمیزش ہو اس سے وضو کرنے میں حرج نہیں، بشرطیکہ اس میں پانی کی رقت غالب ہو۔ اور اگر کیچڑ غالب ہو تو جائز نہیں ہے۔ (فتح القدیر علی الہدایۃ، کتاب الطہارات، جلد 1، صفحہ 72، دار الفکر، لبنان)

علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **"بدائع الصنائع"** میں ارشاد فرماتے ہیں: "لو تغير الماء المطلق بالطين أو بالتراب، أو بالجص، أو بالنورة أو بوقوع الأوراق، أو الثمار فيه، أو بطول المكث يجوز التوضؤ به؛ لأنه لم يزل عنه اسم الماء، و بقي معناه أيضا مع ما فيه من الضرورة الظاهرة لتعذر صون الماء عن ذلك" یعنی اگر مطلق پانی کیچڑ، مٹی، چونے، درخت کے پتوں یا پھلوں سے یا کافی دیر تک ٹھہرے رہنے سے متغیر (تبدیل) ہو جائے، تو ایسے پانی سے وضو کرنا شرعاً جائز ہے، کیونکہ پانی کا نام اُس سے زائل نہیں ہوا، اور اس کا معنیٰ (یعنی پانی ہونا) بھی باقی ہے، اور ساتھ ہی اس میں واضح ضرورت بھی ہے کہ پانی کا اس طرح کی چیزوں سے بچنا مشکل ہے۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، جلد 1، صفحہ 15، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

جس پانی سے طہارت درست ہے اُس کی اقسام بیان کرتے فقیہ النفس، امامِ اہلسنت، سیدی اعلیٰ حضرت، الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "وہ پانی جس میں مٹی، ریتا، کیچڑ کسی قدر مل جائے جب تک اس کی روانی باقی ہو اعضا پر پانی کی طرح بہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 2، صفحہ 543-544، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بو یا مزے میں فرق آگیا مگر اس کا پتلا پن نہ گیا جیسے ریتا، چونا یا تھوڑی زعفران، تو وُضو جائز ہے۔" (بہارِ شریعت، حصہ 02، صفحہ 329، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی نمبر: FMD-4850

تاریخ اجراء: 02ذی القعدۃ الحرام 1447ھ/20اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net